بسم اللہ الرحمن الرحیم

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴿نحل، ۸۹﴾

جلد (۲)
شمارہ (۲)

جمادی الاول ۱۴۳۹ھ
فروری ۲۰۱۸ء

تبیان

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ایک حدیث کا مطالعہ

آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی حفظہ اللہ
ترجمہ: محمد عباس مسعود، آغا منور علی

لبیک یا فاطمۃ الزہرا

قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا: ''حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: تِلَاوَةُ كِتَابِ اللهِ وَ الْمَنْظَرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ وَ الْإِنْفَاقُ فِي سَبِيلِ اللهِ'' (تحف العقول، ص ۹۶۰)

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

''میں نے تمہاری اس دنیا سے تین چیزیں پسند کی ہیں:

۱۔ تلاوت قرآن مجید ۲۔ زیارت چہرۂ رسول خداؐ اور

۳۔ راہ خدا میں انفاق''۔

لوگوں کی شخصیتیں ان کے مراتب اور درجات کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں اور اس شخصیت کو پہچاننے کے لئے جو راستے وہ یہ ہیں:

۱۔ دعا ۲۔ شعر ۳۔ پسند

اس حدیث میں حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں: تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں:

۱۔ تلاوت قرآن

قرآن جس کی ابتداء پاک ترین مبدائے پاکی اور طہارت سے ہوئی، جو عالم ہستی کے پاک ترین قلب پر نازل ہوا اور اللہ کی مخلوق کے پاک ترین لبوں پر عالم وجود میں آیا۔ اسی وجہ سے اس کتاب سے قریب وہی ہو سکتے ہیں اور وہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کا ظاہر اور باطن پاک اور طاہر ہو۔ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (۷۷) فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (۷۸) لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (۷۹) (واقعہ)

ترجمہ: یہ بڑا محترم قرآن ہے، جسے ایک پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا ہے، اسے پاک و پاکیزہ افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نہیں سکتا ہے۔

قرآن مجید میں خداوند عالم اپنے نبی کو کچھ کاموں کی ذمہ داری عطا فرما رہا ہے کہ ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے:

وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ (اور یہ کہ میں قرآن کو پڑھ کر سناؤں) (نمل، ۹۶)

اور ایک مقام پر فرماتا ہے: فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (جس قدر قرآن ممکن ہو اتنا پڑھ لو) (مزمل، ۲۰)

قرآن کی تلاوت کے آداب

قرآن مجید اور روایتوں میں تلاوتِ قرآن اور اس کی آیتوں سے استفادہ کے آداب بیان کئے گئے ہیں جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

۱۔ پاکیزگی ۲۔ منہ کی پاکیزگی ۳۔ خدا سے پناہ طلب کرنا

۴۔ ترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا ۵۔ قرآن کی آیتوں میں تدبر و تفکر

تلاوت قرآن کا اثر

۱۔ قلب کی نورانیت ۲۔ گھر کے لوگوں میں روحانیت پیدا ہونا

۳۔ روزی میں ترقی اور ملائکہ کا گھر پر نزول

قیامت میں شکایت کرنے والے

۱۔ قیامت کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خدا کی بارگاہ میں شکایت کریں گے: اور اس دن رسول آواز دیں گے کہ پروردگار اس میری قوم نے اس قرآن کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ (فرقان، ۳۰)

۲۔ دوسری چیز جو قیامت کے دن شکایت کرے گی وہ قرآن ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن تین چیزیں اللہ کی بارگاہ میں شکایت کریں گی:

۱۔ وہ مسجد جو ویران ہو جس میں کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔ ۲۔ وہ عالم جو لوگوں کے درمیان رہتا ہو اور لوگ اس کے وجود سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوں اور ۳۔ وہ قرآن جس پر گرد و غبار جمع ہو اور اس کا پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ (الخصال)

۲۔ چہرۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

دوسری چیز جو حضرت زہراؑ فرماتی ہیں کہ میں نے تمہاری دنیا سے اختیار کیا ہے اور میں پسند کرتی ہوں، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی طرف نگاہ کرنا ہے۔ اس وجہ سے آنحضرتؐ آپ کے والد ہیں اور والد کے چہرے پر محبت بھری نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے اور یہ کہ آپؐ عالم ہیں اور عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے اور یہ کہ آپ پیغمبر خداؐ ہیں۔

۳۔ انفاق (خیرات)

جناب زہرا سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ تیسری چیز جو میں نے تمہاری دنیا سے اختیار کی ہے وہ راہ خدا میں انفاق ہے۔

انفاق کا قانون کائنات کے پورے نظام پر حاکم ہے جس کے آثار نیچر اور اس میں موجود ہر زندہ مخلوق میں مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں مثال کے طور پر سورج اپنے نور کی کرنیں سب پر بکھیرتا ہے، زمین ایک دانہ کے بدلے ستر بلکہ اس سے بھی زیادہ دانے لوٹاتی ہے یا زندہ موجودات کے جسمانی نظام ہی کو دیکھ لیجئے کہ دل، دماغ، جگر، اور دوسرے اعضاء صرف اپنے لئے کام نہیں کرتے بلکہ جو کچھ ان کے ان اختیار میں ہوتا ہے اور جو کچھ نتیجہ کار ہوتا ہے اسے دوسرے اعضاء کے ساتھ بانٹتے ہیں۔ اس لئے کہ باہمی زندگی انفاق کے بغیر بے معنی ہے۔

خدا پرست انسان دنیا کے رزق اور اسکی تمام نعمتوں کو اللہ سبحانہ کی عطا اور بخشش سمجھتا ہے اور اسے مختصر مدت کیلئے اپنے پاس اللہ کی امانت جانتا ہے اس لئے جب وہ دولت و ثروت اور دیگر نعمتوں کو انفاق کرتا ہے تو افسوس نہیں کرتا اور نہ بے چین ہوتا ہے بلکہ خوش ہوتا ہے کہ اس نے اللہ کی نعمتوں کو اس کے بندوں میں تقسیم کر دیا اور اس کے بدلے اللہ کی جانب

سے مادی و معنوی نتائج و برکات حاصل کر لئے۔ اس طرح کی سوچ انسان کو کنجوسی اور بغض و حسد سے دور رکھتی ہے اور یہ احساس دلاتی ہے کہ یہ نعمتیں انسان کی گردن پر ایک ذمہ داری کا بوجھ ہے جسے راہ خدا میں انفاق کرکے ہلکا کیا جا سکتا ہے حقیقی خدا پرست انفاق کے بدلے کسی سے کوئی آس نہیں لگاتا بالکل اس سورج کی مانند جو پاداش کی پرواہ کئے بغیر نور کی کرنیں بکھیرتا رہتا ہے۔

انفاق کے بارے میں چند اہم نکات

۱۔ انفاق کمی کا نہیں اضافہ کا باعث ہے۔

''اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ اور دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔'' (سبأ، ۳۹)

۲۔ انفاق مال حلال سے ہونا چاہیئے۔

۳۔ صدقہ پہلے اللہ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے پھر مانگنے والے کے ہاتھ میں آتا ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت ملتی ہے کہ:

''صدقہ حاجتمند سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔''

۴۔ انفاق کے اثرات اور فوائد پر ائمہ معصومین علیہم السلام کی بہت سی روایتیں موجود ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''راہ خدا میں انفاق اور صلہ رحم گھروں کو آباد اور عمر کو طولانی کرتے ہیں۔''

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پنہانی طور پر نیکی اور انفاق کرنے سے فقر دور ہوتا ہے کہ عمر بڑھتی ہے اور ستر قسم کی بری موت سے نجات ملتی ہے''

(سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۲۳، مادہ «صدقہ»)

۵۔ انفاق احسان جتا کر نہیں کیا جانا چاہیئے۔

قرآن کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر برباد نہ کرو'' (بقرہ، ۲۶۴)

حقیقی انفاق کرنے والے وہ لوگ ہیں جو صرف خدا کی خوشنودی اور انسانی خوبیوں کی پرورش اور ان خوبیوں کو اپنی روح میں مضبوط کرنے کیلئے انفاق کرتے ہیں۔

۶۔ اپنی پسندیدہ چیز کو راہ خدا میں انفاق کرنا چاہیئے۔

''جب تک تم اپنی پسند کی چیزوں میں سے خرچ نہ کرو تب تک کبھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے۔'' (آل عمران، ۹۲)

۷۔ ان پیسے والوں کا انجام بُرا ہے جو راہ خدا میں انفاق کرنے سے کتراتے ہیں۔

ارشاد الٰہی ہے کہ:

''اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جس روز وہ مال آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اسی سے انکی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغیں جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لئے ذخیرہ کر رکھا تھا لہٰذا اب چکھو جسے تم جمع کیا کرتے تھے۔'' (توبہ، ۳۵، ۳۴)